THE ALFAZL QADIAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ:- محمد خان

نمبر ۳۲	مورخہ ۲۴ر۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء	یوم دو شنبہ	مطابق ۲۱ر صفر المظفر سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

چونکہ تقریر کرنے سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو حرارت کی شکایت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے حضور نے ۲۱ر کو خطبہ جمعہ نہ پڑھا۔ اور مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضور کی طبیعت ناساز ہی رہتی ہے۔ اور روزانہ کسی دن کم اور کسی دن زیادہ حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہیں ‎:‎

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ مولوی عبد اللہ صاحب سنوری تشریف لائے ‎:‎

سالانہ جلسہ کیلئے ضروری اشیاء کی فراہمی شروع ہو گئی ہے بیرونی احباب نے اس کار خیر میں حصہ لینے کیلئے جو وعدے کئے ہیں انہیں پورا کریں ‎:‎

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بسلسلہ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

کشمیر میں قحط

کشمیر کے قحط کے متعلق فرمایا۔ اسقدر سخت تھا جس کی انتہا نہیں۔ چاول جو وہاں ۱۸ اثار فی روپیہ ہوتا تھا۔ اب ۳ ثار فی روپیہ تھا۔ آٹا ملتا نہ تھا روپیہ لوگ لئے پھرتے تھے۔ مگر غلہ نہ ملتا تھا۔ چونکہ ہمارا قافلہ بہت بڑا تھا۔ اسلئے اس کے لئے دس دس کوس پھر کر ضروریات مہیا کی جاتی تھیں۔ سری نگر سے نکلکر تو فاقہ کا ہی احتمال ہوتا تھا۔ آخر سرکاری آدمیوں نے جبراً روکا ہوا غلہ منڈیوں میں پہنچایا۔ قحط سے یہاں تک حالت ہو گئی تھی کہ لوگ مکی کا آٹا بھون کر چادریں ڈالکر پیتے تھے جس سے ان کے معدے خراب ہو گئے۔ اور پیٹ میں کیڑے پڑ گئے تھے ‎:‎

غیر مبایعین کا بیہودہ اعتراض

فرمایا:- ہمارے وہاں پہنچنے پر غیر مبایعین نے اعتراض کیا کہ یہ کیسے نحس قدم آئے ہیں کہ چاول ۳ ثار فی روپیہ ہو گیا۔ ہماری جماعت کے لوگوں نے جواب دیا کہ ان کی نحوست تو نہیں کیونکہ یہ نرخ ان کی آمد سے پہلے ہی تھا۔ البتہ ان کے آنے کے بعد فصلیں اچھی ہو گئیں ‎:‎

ترقی ایمان کے لئے نشان

فرمایا:- ہر ایک شخص کے ایمان کے لئے خدا تعالیٰ سامان کر دیتا ہے کشمیر میں اسقدر بارش ہوئی کہ تمام فصلیں خطرہ میں پڑ گئیں بس ایک بارش کی کسر تھی۔ اور بادل تیار تھے کہ وہ لوگ جمع ہو کر ایک درخواست دُعا لکھ کر لائے۔ دُعا کی گئی ملاحظہ فرمائی

نے محض اپنے فضل سے بادلوں کو پھاڑ دیا۔ اور مطلع صاف ہوگیا۔ اور پھر جتنے دن ہم رہے۔ ایک دن بھی بارش نہیں ہوئی۔ اس سے ان کے ایمان مضبوط ہوئے کیونکہ اب تک دھان کی فصلیں اچھی ہیں۔ جہاں ہمارے احمدی ہیں۔ ناہنور وغیرہ میں۔ وہاں مکئی کی فصل ہوتی ہے۔ وہ بھی اچھی حالت میں ہے۔

گاندھربل

گاندھربل کے نظاروں اور اس کی آب و ہوا اور دریا کی روانی اور اس کے پانی کی خنکی اور اسمیں نہانے کے حیرت انگیز اثر کے متعلق ذکر کے دوران میں جناب مولانا سرور شاہ صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ کے ساتھ بھی گاندھربل کی سیر کی تھی۔ مگر وہ اس گاندھربل سے مختلف تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ اسوقت ہمارا راہبر ہمیں راستے ہی میں سے لوٹا لایا تھا۔ فرمایا گاندھربل کی صحت بخش آب و ہوا کی وجہ سے وہاں تمام ہندوستان سے مریض پہنچے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ یہ سب لوگ بیمار ہوتے ہیں اسلئے خواہ انگریز ہو۔ خواہ دیسی۔ آپس میں بہت محبت سے ملتے ہیں ✽

تین آدمیوں کے ارتداد کے متعلق رؤیا

فرمایا۔ میں نے (گاندھربل میں) ساگر چند کے ارتداد کے متعلق رؤیا دیکھی تھی۔ میں نے دیکھا کہ میری پگڑی کے پلے پر تین داغ ہیں۔ اور باقی پگڑی صاف ہے (یہ رؤیا بیان کرتے ہوئے اپنی پگڑی اتاری۔ اور اسکو دیکھ کر پھر سر پر رکھ لیا) دوسرے دن تین آدمیوں کے ارتداد کے متعلق خطوط پہنچے۔ (۱) ساگر چند (۲) حکیم سیف الدین (۳) عبد اللہ للیانی ✽

(۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

تبلیغ کے لئے جلسے ضروری نہیں

شیخ غلام نبی صاحب سوداگر سامان موٹر کار ڈیرہ دون سے تبلیغ کے متعلق حضور نے دریافت فرمایا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔ کہ اسوقت تک وہاں جلسہ وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ یوں تبلیغ ہوتی ہی رہتی ہے۔ اسپر فرمایا۔ جلسوں سے لوگ احمدی نہیں ہوا کرتے۔ نہ اسقدر لوگ جلسوں میں احمدی ہوئے ہیں۔ احمدی ہونیوالے تو یوں تلاش کئے جائیں پھر ان کو تبلیغ کی جائے۔ وہ احمدی ہو جائینگے ✽

(بعد نماز عصر)

عبد الحمید صاحب ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور نے تجدید بیعت

کی۔ پہلے یہ صاحب احمدی تھے۔ پھر جماعت سے الگ ہوگئے اور بہت مخالفت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر ان کی ہدایت کا سامان کیا۔ اور ان کو رجوع کا موقع ملا ✽

کیا عصر کے بعد جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے

ایک صاحب نے ذکر کیا کہ فلاں مقام پر ایک صاحب نے عصر کے بعد جنازہ پڑھنے کی مخالفت کی جب ان کو بتایا گیا کہ قادیان میں بھی عصر کے بعد جنازہ پڑھتے ہیں۔ تو اس نے کہا یہ غلطی ہے ✽

فرمایا یہ غلطی نہیں۔ بلکہ درست ہے۔ حضرت صاحب نے بھی پڑھایا ہے۔ فرمایا یہ تو جاہل عورتوں کے خیالات ہیں کہ عصر کے بعد جنازہ پڑھنا منع ہے یا رات کو مردہ دفن نہ کیا جائے۔ رسول کریمؐ کے وقت مسجد میں ایک حبشی فوت ہوگیا۔ صحابہ نے اُسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح فرمایا۔ مجھے کیوں نہ اطلاع دیگئی کہ میں بھی اس کا جنازہ پڑھتا۔

(۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

مسٹر گاندھی کا ذکر

فرمایا مسٹر گاندھی نے اب تو یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ سوراج جو ابتک نہیں ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے بائیکاٹ وغیرہ کی تحریکات پر عمل نہیں کیا ✽

ہماری رائے کی صداقت واقعات سے

پھر فرمایا۔ اب مسلمانوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان باتوں سے حکومت نہیں ملا کرتی۔ فرمایا۔ انشاء اللہ ہر ایک قدم پر ان کو ہمارے فیصلے کو صحیح ماننا پڑیگا۔ جیسا کہ ہجرت اور نان کو اپریشن کی بعض مداشاعیں ہوا ✽

موجودہ شورش کا ہماری ترقی پر اثر

فرمایا۔ اسوقت لوگوں میں ایک جنون کی سی حالت ہے اور اس حالت میں ہماری ترقی ہندوستان میں رُک گئی ہے کیونکہ لوگوں کی توجہ مذہب کی طرف سے قریباً بالکل ہٹی ہوئی ہے

پھر فرمایا۔ حضرت صاحب کا الہام ہے۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل زمین ٹھوکریں کھانے کے بعد پھر پکار اٹھیں گے کہ اے نبی اللہ ہم نے تجھے نہیں پہچانا تھا ✽

پھر فرمایا۔ حضرت صاحب کا ایک دوسرا الہام ہے

"غلام احمدؐ کی جے"۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ ملک میں ہر طرف ایک جے کی رَو چلیگی۔ اور اس جے کی رو کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی پر اس کا اثر پڑیگا۔ لیکن انجام کار "غلام احمدؐ کی جے" کا وقت آئیگا۔ اور حضرت صاحب کے سلسلہ کی ترقی رُکنے کے بعد زور سے ہوگی۔

اصل سوراج

فرمایا۔ اصل سوراج اپنے نفس پر حکومت ہے لوگ کہتے ہیں۔ ہمیں حکومت نے غلام بنا لیا ہم تو نہیں مان سکتے۔ ہم اپنی حالت پر غور کرتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں کوئی اس قسم کا حکم دیا جائے۔ جو خدا کے حکم کے خلاف ہو۔ تو ہمیں ایسا حکم ماننے کے لئے کوئی طاقت مجبور نہیں کر سکتی۔ زیادہ سے زیادہ حکومت یہی کر سکتی ہے کہ مار ڈالے۔ مگر مومن کے لئے خدا کی راہ میں مرنا زندگی ہوتا ہے۔ اور غلامی یہ ہے کہ انسان اپنی منشاء کے خلاف کرنے پر مجبور ہو ✽

نفس کی غلامی بدترین غلامی ہے

فرمایا۔ انگریز جو کچھ سکھاتے ہیں۔ خواہ اسمیں ان کا بھی کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو۔ ہمارا بھی تو فائدہ ہے۔ اسکے متعلق یہ کہنا کہ ہمیں غلام بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ زبردستی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جو کچھ نفس ان سے کراتا ہے اور یہ کرتے ہیں۔ وہ بہت ہی بُرا اور سخت غلامی ہے۔ اگر نفس کی غلامی مجسم ہو سکتی۔ تو نظر آتا کہ انسان کی کیسی بھیانک صورت ہے۔ چھوٹی چھوٹی خواہشیں اور چھوٹی چھوٹی اخلاقی کمزوریاں جو اس سے سرزد ہوتی ہیں وہ کتنی ہیں۔ اگر مختلف اخلاقی گناہوں کو ایک زنجیر کی صورت میں سمجھا جائے۔ تو ایسا نظر آئیگا۔ کہ انسان طوق و سلاسل میں بندھا ہوا ہے۔ پس سب سے ضروری اور مقدم چیز یہ ہے کہ نفس کی اصلاح کی جائے۔ اور تمام اخلاقی کمزوریوں اور گناہوں سے اسکو آزاد کیا جائے۔ اگر نفس کی اصلاح نہ ہوگی۔ تو سوراج کیا کریگا ✽

(۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

مسیح موعود کی کتب کی فہرست

جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سے مخاطب ہوکر فرمایا آپ نے حضرت مسیح موعود کی کتب کی فہرست بنانی شروع کی تھی۔ یہ قرآن شریف کی کلید کی طرح ہونی چاہیئے۔ اصل فائدہ اس کا تب ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۴ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

ہندوؤں کا زبردستی مسلمان بنانا

مالابار میں موپلوں کے فسادات کے سلسلہ میں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے اور ان پر طرح طرح کے ظلم وستم کرنے کے واقعات نہ صرف ہندوؤں کی طرف سے بیان کئے جا رہے ہیں۔ بلکہ سرکاری اطلاعات میں بھی نمایاں طور پر انکو جگہ دی گئی ہے۔ چونکہ ان واقعات کی بنا پر مخالفین اسلام کے متعلق ان خیالات کو جو وہ غلط طور پر جہاد کے بارے میں رکھتے ہیں۔ تقویت دے سکتے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ جاہل موپلوں کے بیان کردہ طرز عمل کے خلاف آواز اٹھائیں اور اسلام کی صحیح تعلیم پیش کریں۔ لیکن وہ مسلمان جو بدقسمتی سے ایک خونی مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ آکر تمام غیر مذاہب کو تہ تیغ کر دیگا۔ ان کے لئے ایسا کرنا مشکل ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے پیرووں کی اس بنا پر مخالفت کرتے رہے۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔ کہ آپ نے خونی مہدی کے عقیدہ اور زبردستی مسلمان بنانے کے خیال کی اسلام کی صحیح تعلیم کے رُو سے مخالفت کی۔ اور جہاد کے متعلق جو غلط خیالات پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی تردید کی لیکن اسوقت چونکہ مسلمانان ہند ہندوؤں کے پیچھے چل رہے ہے۔ اور ان کی خاطر اپنے جائز مذہبی حقوق سے بھی دست بردار ہو رہے ہیں۔ اسلئے موپلوں کے خلاف ان کے لیڈروں نے پے در پے اعلانات شایع کئے ہیں اور ان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے۔ ان اعلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم چودہری فتح محمد صاحب ایم اے احمدی مشنری نے ایک مختصر مضمون ۷ / اکتوبر ۱۹۲۱ء کے اخبار پائنیر الٰہ آباد میں شایع کرایا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ چودہری صاحب نے لکھا ہے :-

"مالابار میں ہندوؤں کے زبردستی مسلمان بنانے کی خبر نے تمام ہندوستان میں بڑی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ ہندو صاحبان صحیح طور پر گھبرا رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف سختی کے ساتھ بذریعہ تحریر اور تقریر آواز بلند کر رہے ہیں۔ اپنے ہموطن ہندوؤں کی تسکین اور تسلی کے لئے مسلمان لیڈر اور علماء عذرات اور افسوس کرتے ہوئے آگے بڑھے ہیں۔ اور جاہل موپلا لوگوں کو ملامت کر رہے ہیں۔ اسوقت تک مولویوں کی طرف سے اس بات کا بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ کہ یہ صاف طور پر قرآن شریف کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز عمل کے بالکل خلاف ہے۔ ان کی اس قسم کی باتیں اسلام کو تو بری قرار دیتی ہیں۔ لیکن تعلیم یافتہ مسلمانوں اور علماء کو الزام سے بری نہیں ٹھہراتیں۔ کیونکہ صاف طور پر ان کا یہ فرض تھا کہ وہ جاہل مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتے۔ اور انہیں ایسے غلط اور خطرناک اعتقادات سے باز رکھتے۔ لیکن انہوں نے نہ صرف اپنے اس فرض کو بروقت ادا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے قادیان کے احمدؑ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) اور آپ کے پیرووں کے فعل پر بھی ناک بھوں چڑھائے جبکہ آپ نے ناواقف مسلمانوں پر یہ بات واضح کی اور زبردستی مسلمان بنانے اور خونی مہدی کا خیال رکھنے کے خلاف زبردست تبلیغ شروع کی۔ احمد علیہ السلام نے ایک نبی کے سے استقلال اور زور کے ساتھ اس تبلیغ کو جاری رکھا۔ اور آخر کار آپ کی کوششیں پنجاب اور افغانستان کی سرحد پر خاص کامیاب ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال کی پیروی میں آپ کے پیرووں نے اس امر کے متعلق آپ کی تعلیم کو ہندوستان کے ہر گوشہ اور کونہ میں پہنچایا۔ اور یہ اسی با امن تبلیغ کی کامیابی کا ثبوت ہے کہ وہ جنہوں نے اس کے خلاف دشمنی اور عداوت کو برانگیختہ کیا تھا۔ اب انہی کے لیڈر سامنے آئے ہیں۔ اور موپلوں کے اضلاع میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے اپنی نفرت کا اظہار کرنے کے لئے حیرت ظاہر کر رہے ہیں۔

ابھی دو ہی ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا تھا۔ کہ اس بارے میں پیروان مسیح موعود کا کام نہ صرف فضول تھا۔ بلکہ انتہاء درجہ کا شریرانہ اور غلط کارانہ تھا کیونکہ اس طرح مسلمانوں کی طرف ایک ایسے عقیدہ کو منسوب کیا جاتا ہے۔ جس سے وہ قطعاً ناواقف ہیں۔ اور ہمیں اسلام کے غدار کہا گیا۔ اور ہمارے عذرات کو جھوٹ قرار دیا گیا۔ اگر مسلمان بروقت صحیح طریق پر چلتے اور بجائے مسیح موعود کی مصلحانہ کوششوں کی مخالفت کرنے کے اس کی جماعت کی مدد کرتے۔ تو وہ اس ذلت سے بچ جاتے۔ جس کے نیچے اب تمام اسلامی دنیا چند جاہل موپلوں کی غلط کاری کی وجہ سے پڑی ہوئی ہے۔

ان لوگوں کی نگاہ میں جو سچائی کو جانتے ہیں۔ اور صحیح طور پر اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بعد از وقت عذرات بہت کم قیمت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہ تو اس نقصان کا معاوضہ ہو سکتے ہیں۔ جو ہو چکا ہے۔ اور نہ آیندہ کے خطرہ کو دُور کر سکتے ہیں۔

کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ وہ تعلیم جو اس قسم کے اعتقادات کے خلاف دیگئی ہے۔ اب صحیح طور پر اس کی قدر کی جائیگی اور ہندو اور مسلمان دونوں کی طرف سے بجائے اس کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنے کے تہ دل سے اس کی مدد کی جائیگی۔

ہندوستانی فرقوں میں کئی ایک نقائص ہیں۔ جو انہیں ایک قوم بننے سے روک رہے ہیں۔ اور انہیں سب سے زیادہ ضرورت مذہبی رواداری کی ہے۔ اگر جاہل مسلمانوں نے مالابار میں چند ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا ہے تو کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ کٹارپور میں جاہل ہندوؤں نے مسلمانوں کو جلا کر کوئلے بنا دیا تھا۔ اس قسم کی مثالیں بتاتی ہیں کہ یہ عامیانہ نقص نہیں۔ بلکہ قومی نقص ہے۔ اس لئے ایک بڑی اور لگاتار کوشش کی ضرورت ہے جو کہ ہندوستان کو اس قسم کے بربریت کے فعل سے بچا سکتی ہے۔ جیسا کہ بدقسمتی سے ہم نے حال میں دیکھا"

اس مضمون میں ہندو مسلمانوں سے جو اُمید باندھی گئی ہے۔ وہ اگر پوری ہو جائے۔ اور ہندو مسلمان ایک دوسرے کے متعلق مذہبی رواداری سے کام لینا سیکھ جائیں۔ تو بہت سے جھگڑوں کا نہایت عمدگی سے فیصلہ ہو سکتا ہے "

مردم پرستی کی خوفناک مثال

حال میں مسٹر گاندھی کے بدیشی کپڑے جلانے کے خلاف مشہور آفاق شاعر ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور نے ایک زبردست مضمون لکھتے ہوئے حسب ذیل الفاظ بھی رقم فرمائے کہ:۔

"میں اپنا اول فرض سمجھتا ہوں کہ احکام کو اس طرح اندھا دھند ماننے کی خوفناک عادت کے برخلاف بہادرانہ جنگ کروں"

ان الفاظ کو زیر نظر رکھ کر بندے ماترم ۱۷ر اکتوبر لکھتا ہے:۔

"اگر اسوقت ہندوستان مہاتما گاندھی کے احکام کی اندھا دھند پیروی کر رہا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک کا ان پر مکمل اعتماد ہے۔ وہ ان کو ایک دانشمند۔ دلیر اور پاک ترین جنرل سمجھتا ہے اور اس کے احکام کی تعمیل کرنا ایک اچھے سپاہی کی طرح اپنا فرض سمجھتا ہے"

یہ الفاظ اسی بندے ماترم کے ہیں۔ جس نے کچھ عرصہ ہوا۔ ہم پر اسلئے اعتراض کیا تھا۔ کہ ہم اس آزادی کے زمانہ میں ایک شخص کی پیروی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسے مردم پرستی کی ایک خوفناک مثال قرار دیا تھا۔ لیکن اب وہ خود مردم پرستی کے گڑھے میں یہاں تک گر گیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی اندھا دھند تقلید کو بھی خوبی قرار دیتا ہے حالانکہ مسٹر گاندھی کی یہ حالت ہے کہ آج جس بات کو وہ بڑے زور شور سے پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کی رائے سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کل اس کی غلطی کا خود اعتراف کر لیتے ہیں۔ چنانچہ کالجوں اور سکولوں سے لڑکوں کو نکال لینے کی تجویز کے متعلق انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب اس تجویز کو پیش کیا۔ اسوقت تو یہاں تک زور دیا۔ کہ اس بارے میں بچوں کو والدین کی نافرمانی اور حکم عدولی کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن جب اس تجویز کے نقائص ظاہر ہوئے۔ تو انھوں نے کہدیا کہ یہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔

ایسے شخص کی اندھا دھند تقلید کرنے کا لوگوں کو مشورہ دینا عام لوگوں کے ساتھ جو پہلے ہی فیصلہ کی اہلیت نہیں رکھتے۔ سخت ظلم کرنا ہے۔

برخلاف اس کے کہ ہم ایک شخص کی جو تقلید کرتے ہیں۔ وہ اندھا دھند نہیں ہے۔ اور نہ ہم دوسروں کو کہتے ہیں کہ اندھا دھند تقلید کریں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ خوب سمجھنے سوچنے اور غور کرنے کے بعد تقلید کرو۔ اور جب تک پوری تسلی نہ ہو۔ اس انسان کی تقلید کا اقرار نہ کرو۔ پھر مردم پرستی کی خوفناک مثال ہم قائم کر رہے ہیں یا وہ جو اندھا دھند تقلید کرتے ہیں؟ اس کا فیصلہ دنیا کر سکتی ہے۔

دینی راہ نما اور دُنیوی لیڈر میں فرق

"آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سابق سکرٹری مسٹر دی۔ جے پٹیل جنہوں نے عدم تعاون کے پروگرام کے مطابق وائسرائے کی کونسل کی ممبری چھوڑ دی تھی۔ اکولہ میں سوراجیہ کے متعلق ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ہمنے مہاتما گاندھی کی لیڈری صرف ایک سال کے لئے منظور کی تھی۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ سال بھر کے اندر اندر ہمیں سوراج دلا دیں۔ اگر انھوں نے اس وعدہ کو پورا نہ کیا۔ تو لوگوں کے لئے ان کے مشورہ پر عمل کرنا لازم نہ ہوگا۔ اور وہ کسی نئے لیڈر کی تلاش کی فکر کرینگے" (لائٹ گزٹ - ۹ر اکتوبر)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ مسٹر گاندھی کی لیڈری مشروط ہے۔ ایک شرط کے ساتھ اور محدود ہے۔ ایک وقت کے اندر۔ اگر وہ شرط پوری نہ ہوئی۔ اور موعودہ وقت کے اندر اندر پوری نہ ہوئی۔ تو بقول مسٹر پٹیل لوگ کسی نئے لیڈر کی تلاش کی فکر کرینگے۔

اس سے ایک مذہبی لیڈر اور دنیوی لیڈر کی پوزیشن میں جو امتیاز ہے۔ وہ خوب اچھی طرح ظاہر ہے۔ مذہبی لیڈر کی اقتدا کسی شرط پر نہیں کی جاتی۔ بلکہ صرف یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ اسمیں مذہبی امور میں راہنمائی کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ اور اس کے بعد پورے طور پر اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے روحانی رہنما کی پیروی کرنے کے اقرار کا نام "بیعت" رکھا ہے۔ جس کا مطلب اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دینا اور اپنے حسب ارادوں اور خواہشوں پر اس کے اقتدار کو تسلیم کرنا ہے۔ لیکن دنیاوی لیڈروں کی پیروی لوگ صرف اسی وقت تک کرتے ہیں۔ جب وہ ان کی خواہشات کے مطابق چلتے ہیں۔ اور جب وہ ذرا اِدھر اُدھر ہونے لگتے ہیں اسی وقت لوگ ان کو چھوڑ کر کسی نئے کی تلاش میں لگ جاتے ہیں۔

اس صورت میں اگر کسی سیاسی لیڈر کو وقتی طور پر عوام میں رسوخ حاصل ہو جائے۔ عوام اس کا کلمہ پڑھنے لگیں اور اس کے پیچھے چلنے کا دعویٰ کریں۔ تو اس سے کسی کو یہ دھوکہ نہیں لگنا چاہیئے۔ کہ اس لیڈر کا اثر ایک روحانی راہ نما کے اثر پر فوقیت رکھتا ہے۔ بلکہ اُسے ایک عارضی بات سمجھنا چاہیئے۔

النظر

ستّ اوپدیش

پچیس[25] چھبیس[26] برس کا عرصہ گذرا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب "ست بچن" کے نام سے تصنیف فرمائی تھی جسمیں حضرت باوا نانک کو مسلمان ثابت کیا تھا۔ اسی کتاب کی تائید کے سلسلہ میں مارچ ۱۹۱۹ء میں ہمارے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے "باوا نانک کا مذہب" کے نام سے کتاب لکھی۔ ان دونوں کتابوں نے سکھوں پر بڑا اثر کیا جسے زائل کرنے کے لئے جون ۱۹۲۱ء میں سکھ اخبار لائل گزٹ کے ایڈیٹر نے "تکذیب قادیانی" کے نام سے کتاب لکھی لیکن اس کتاب کو ابھی اس کے سکھ ناظرین پڑھ بھی نہ سکے ہونگے کہ اس کا جواب باصواب مکرم شیخ صاحب نے "ست اوپدیش" کے نام سے لکھ کر شایع کر دیا۔ شیخ صاحب کی یہ کوشش لائق داد اور قابل تحسین ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ یہ کتاب منگوا کر سکھوں میں تقسیم کریں۔ کتاب کی ضخامت ۸۰ صفحے ہے اور قیمت ۵/

ایک آریہ کے چھ[6] سوالوں کا جواب

گذشتہ سال پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں اسلام پر جو اعتراضات کئے تھے۔ انہی دنوں شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے ان کا مدلل جواب لکھا تھا۔ جسمیں آریوں کی مستند کتابوں سے ناقابل تردید حوالے پیش کر کے پروفیسر صاحب کے اعتراضات کو غلط ثابت کیا تھا۔ اب اس جواب کو کتابی صورت میں شایع کیا ہے جو...... آریہ سماج کے ... سوالوں کا جواب ... کے الفاظ قابل مطالعہ ہے۔ ضخامت ۸۵ صفحات۔ قیمت ۸/ ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار نور ۔ قادیان

خطبہ جمعہ

پُل صراط

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پل صراط کے متعلق روایت ہمارے ملک میں عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ جب لوگ قیامت کے دن اکٹھے کئے جائینگے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو حساب کتاب کے بعد بظاہر اسلام کا دعوےٰ کرنے والوں کو جنت کا راستہ بتایا جائیگا جب وہ ادھر چلینگے تو ان کا راستہ دوزخ پر سے ہوکے گذریگا۔ اور دوزخ پر ایک پل ہوگا۔ جو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہوگا۔ جو لوگ متقی اور پرہیز گار ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور پسندیدہ ہوں گے۔ وہ اس پل پر سے بجلی کی طرح گذر جائینگے۔ اور جو ان سے کم رتبہ کے ہوں گے۔ مگر ہونگے خدا کے پسندیدہ وہ ہوا کی طرح پل کو عبور کرینگے۔ اور جو ان سے کم ہوں گے وہ تیز گھوڑے کے سوار کی طرح اور جو ان سے کم ہونگے وہ نہایت تیز دوڑنے والے انسان کی طرح اور جو ان سے کم ہوں گے وہ پیدل چلنے والے انسان کی طرح اور پھر جو ان سے بھی کم ہوں گے وہ لڑکھڑاتے ہوئے اس پل کو طے کرینگے۔ کچھ ایسے ہوں گے جو اس طرح اسپر سے گذرینگے جس طرح کوئی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور جو آخری درجے کے ہونگے یعنی جن میں ایمان نہیں ہوگا اور جو خدا کے پسندیدہ ہونیکی بجائے راندۂ درگاہ ہوں گے وہ جونہی اس پل پر چڑھینگے کٹ کر دوزخ میں گر جائینگے ان واقعات کو واعظ اور ناصح اپنے وعظوں میں بیان کرکے طبائع میں رقت اور نرمی پیدا کرتے ہیں جس سے لوگ وعظ کو قبول کرتے ہیں۔ بظاہر یہ واقعہ معمولی ہے۔ اور بہت سے تعلیم یافتہ اسکو سنکر جبکہ ان کو دین کی واقفیت نہیں مولویوں کا ایجاد کیا ہوا ڈھکوسلہ کہدینگے لیکن وہ لوگ جنکو دین سے کسی حد تک بھی واقفیت ہے مگر مادیت نے بھی ان پر اثر کیا ہوا ہے وہ کہدینگے کہ اگلے جہان کی بات ہے ہمیں اس کے تلاش اور تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں برخلاف ان کے وہ لوگ جن میں قدامت پرستی حد درجہ کی ہے اور جو لفظوں سے ادھر ادھر ہونا پسند نہیں کرتے ان کے نزدیک واقعی ایک پل ہے جس پر سے گذرنے والوں کی یہی حالت ہوگی۔

اس روایت کی حقیقت مگر میرے نزدیک کسی نے اس روایت کی اہمیت پر غور نہیں کیا نہ تو یہ ڈھکوسلہ ہے نہ موضوعات میں سے کوئی قصہ ہے اسکی اہمیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ قریباً تمام بڑے بڑے مذاہب میں اسکا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس طرح خدا کے وجود پر تمام مذاہب متفق ہیں۔ اور جس طرح انبیاء کے وجود پر تمام مذاہب کو اتفاق ہے۔ سوائے بعض کے جنہوں نے دوری کی وجہ سے انکار کر دیا۔ اور جس طرح قریباً تمام مذاہب میں ملائکہ کا وجود پایا جاتا ہے جس طرح مرنے کے بعد احیاء کا عقیدہ بہت حد تک متفقہ عقیدہ ہے۔ اسی طرح پل صراط کا عقیدہ بھی قریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکی بھی کچھ حقیقت ہے۔ اسلام کی مذہبی کتب میں اسکا ذکر ہے۔ یہود کی کتب میں اسکا وجود ہے۔ اور زرتشتی مذہب کی کتب میں بھی اسکا ذکر موجود ہے پھر اسکی حکمت کیا ہے۔ اسپر بھی اسی طرح ایمان لانے کی ضرورت تھی جس طرح اور امور ایمانیہ پر ایمان لانا ضروری اور اہم ہے۔ اگر اہل مذاہب اسپر غور کرتے اور اسکی حقیقت سمجھتے۔ تو وہ جو وادیٔ ظلمت میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ہدایت پا لیتے۔ بہت جو اب تک خدا سے غافل ہیں۔ ان کو خدا کا پتہ لگ جاتا۔ لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ پرانے زمانہ کے لوگوں نے تو اسکو پل سے آگے نہ جانے دیا۔ کیونکہ اسوقت لفظ پرستی غالب تھی۔ اور آج جبکہ مادیت کا زمانہ ہے اسکو قصہ سمجھکر انکار کر دیا گیا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ بات سچی ہے۔ پل ضرور ہے۔ مگر وہ اس صورت میں نہیں جس طرح لوگ کہتے ہیں۔ ہاں وہ اس دنیا کی علامت ضروری ہے۔

بہشت کے میووں کی حقیقت حضرت صاحب نے اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ مومنوں کو جب قیامت کے دن میوے ملینگے تو وہ کہینگے ایسے تو ہمیں پہلے بھی ملے تھے۔ وہ میوے ہوں گے تو متشابہ مگر کیا یہی میوے ہوں گے۔ جیسے ہم آج بازار سے خرید کر کھاتے ہیں۔ حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی چیزیں دنیا کی چیزوں سے قیاس میں ہی نہیں آسکتیں۔ کیونکہ ان کے متعلق آتا ہے لا عین رأت ولا اذن سمعت کہ وہ نہ آنکھوں نے دیکھے ہوں گے۔ نہ کانوں نے سُنے ہوں گے۔ پھر یہ کیسے کہدیا گیا ہے کہ وہ میوے یہاں کے میووں سے متشابہ ہوں گے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ میوے ایسے نہیں ہوں گے۔ جو ہم یہاں کھاتے ہیں۔ اُن میووں اور ان میووں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے میوے یہاں کی روحانی لذت کے مشابہ ہوں گے۔ جیسے ایک مومن کو نماز یا روزے۔ یا حج یا زکوٰۃ۔ یا کسی غریب کی ہمدردی میں لذت آتی ہے وہاں اسکو جو میوے ملینگے ان سے یہی لذت اسے حاصل ہوگی۔ اور ان کا دل اسی طرح سرور سے پر ہوگا جس طرح یہاں عبادات الٰہی کے بجالانے سے ہوتا تھا تو وہاں جو پھل ملینگے ان کی لذتیں متشابہ ہوں گی۔ ان لذتوں کے جو مومن کو یہاں عبادت الٰہی میں حاصل ہوتی ہیں۔ جو لذت نماز یا روزے یا کسی اور عبادت میں ملتی ہے وہ وہاں کے انگور۔ یا انار۔ یا کیلے۔ یا کسی اور پھل میں ہوگی۔ جب مومن کو وہ پھل ملینگے تو وہ محسوس کریگا کہ پھل مجھے فلاں عبادت یا خدمت کے بدلے میں ملا ہے۔ یا فلاں کے۔ بعینہ اسی طرح میں سمجھتا ہوں پل صراط بھی ہے۔

اگر جنت میں اسی دنیا کے انگور ملے تو کچھ نہ ملا۔ حضرت صاحب کی تشریح و تاویل کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں میوے نہیں ہوں گے۔ میوے تو ہوں گے۔ مگر ایسے میوے نہیں ہوں گے۔ جیسے کوئٹہ کے میوے ہوتے ہیں۔ بلکہ ان میووں میں ذکر الٰہی کی ایک لذت ہوگی نماز کی ایک لذت ہوگی۔ روزے کی ایک لذت ہوگی۔ اور یہ لذتیں مثلاً انگور یا انار۔ یا کیلے کی شکل میں ہونگی۔

وہ مادی انگوروں۔ اناروں یا کیلوں کی ایسی لذتیں نہیں ہونگی بلکہ وہ پھل چونکہ روحانی ہوں گے اس لئے ان کی لذت ان مادی میووں کی لذت سے مختلف ہوگی۔ اور اس دنیا کے مادی پھل ہیں ان کی لذتیں اس جہان کے پھلوں کی لذتوں کے مقابلہ میں ہیچ اور حقیر ہوں گی۔ ورنہ اگر اسی دنیا کے میوے جنت میں بھی ملے تو کچھ نہ ملا۔ کیونکہ مثلاً جب ایک بچہ ہوتا ہے تو اسکی خوشی صرف اس میں ہوتی ہے کہ اسکو کھیلنے کو وقت مل جائے یا معمولی سے معمولی چیز کھانے کو ملجائے مگر جب وہی بچہ بڑی عمر کا ہوجاتا ہے تو وہ چیزیں اسکو خوش نہیں کرسکتیں۔ بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے تو کھیلنے میں خوش ہوتا ہے لیکن اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ تم پڑھو تو تمہیں کھیلنے کو وقت ملیگا۔ تو وہ پڑھنے کے لئے آمادہ نہیں ہوسکتا۔ یا ایک پڑھے لکھے شخص کے آگے ایک جلیبی رکھدی جائے اور اسکو کہدیا جائے کہ یہ تمہارے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونیکا نتیجہ ہے تو وہ سمجھیگا کہ یقیناً میرا وقت ضائع ہوا۔ اب غور کرو کہ بچپن میں ایک شخص زیادہ کھیلنے یا مٹھائی کو اپنی امیدوں کا منتہا خیال کرتا ہے۔ اور اس پر خوش ہوجاتا ہے۔ مگر وہی بچہ جب پڑھ لکھکر جوان ہوجاتا ہے اس وقت اگر اس کے سامنے اسکی تعلیم کے نتیجہ کے طور پر مٹھائی رکھی جائے یا کہا جائے کہ تم کھیلتے رہو تو وہ اس سے خوش نہیں ہوسکیگا یہی سمجھیگا کہ تعلیم حاصل کرنے میں میں نے اپنا وقت ضائع کیا۔ یہ کیوں ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ چونکہ بچپن کی نسبت جوانی میں انسان کے عقلی اور دماغی اور ذہنی قویٰ بہت اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکے ہوتے ہیں اسلئے بچپن کی باعث مسرت اشیاء اسکو ادنےٰ اور ذلیل نظر آنے لگتی ہیں یہی سے ایک ایم اے پاس یا ایک سائنس کے عالم کے سامنے مٹھائی کی تھالی بطور اسکی تعلیم کے نتیجہ کے رکھنا اسکی ہتک کرنا ہے۔ اسی طرح اس روحانی عالم میں ایک روحانی ترقی یافتہ شخص کے آگے اس دنیا کے مادی انگور یا انار یا کوئی اور میوے رکھنا اسکی ہتک ہے۔ جس طرح یہاں ایک اعلیٰ امتحان میں کامیاب ہونے والے طالب علم کے لئے انعام کوئی نادر ادبی کتاب یا کوئی ڈاکٹر ہو تو طب کی نہایت بیش قیمت کتاب دینا جسکو یہ کامیاب ہونیوالا طالب علم حاصل نہ کرسکتا ہو یا حاصل تو کرسکتا ہو۔ مگر وہ کتاب تازہ شائع ہونے کے باعث مشہور نہو۔ مگر استاد کے علم میں ہو۔ اس کے مناسب ہے۔ اسیطرح ایک شخص جو خدا کے راستہ میں مال۔ جان عزت۔ عزیز و اقارب سب کو قربان کردیتا ہے۔ اسکو اگر اس جہان کے مادی میوے وہاں دئے جائیں تو یہ اسکی ہتک ہوگی اس لئے اسکو جو کچھ ملیگا وہ بہت ہی اعلیٰ ہوگا۔ گو اس کی شکل انہی میووں کی سی ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ تا خدا تعالےٰ یہ دکھائے کہ دشمنوں نے اس خدا کے بندے سے جو یہ نعمتیں چھین لی تھیں۔ وہ اس سے کہیں زیادہ اور اعلیٰ اسکو حاصل ہوگئیں پس یہ نعمتیں اسکو ملینگی اور ان سے وہ لذت یاب ہوگا۔ اور اس سے اسکا عرفان اور ترقی کریگا۔ اور ذوق بہت بڑھ جائیگا۔ اور یہ تمام لذتیں وہی ہوں گی جو تبلیغ دین سے یاد الٰہی سے یا غرباء کی مدد کرنے کے نتیجے میں اسکو حاصل ہوتی تھیں

پل صراط آخرۃ ہی میں نہیں دنیا میں بھی ہے

یہی حال پل کا ہے۔ وہ پل درحقیقت تلوار سے کہیں زیادہ تیز ہوگا۔ اور اس پر سے لوگ اسی طرح گذرینگے جس طرح کسی کا مذہبی ثبات ہوگا۔ کچھ بجلی کیطرح کچھ ہوا کی طرح کچھ گھوڑے کے سوار کیطرح کچھ دوڑتے ہوئے۔ اور کچھ پیدل کی مانند اور کچھ بیٹھکر اور کچھ گھٹنوں کے بل۔ اور کچھ دوزخ میں کٹکر گر جائینگے مگر یہ ایک تماشہ کی طرح نہیں ہوگا۔ بلکہ اسکی ایک حیثیت ہوگی اس پل پر سے عبور کرنے کے لئے دنیا میں بھی خدا نے ایک پل بنایا ہے۔ جیسا کہ یہاں خدا کیلئے نعمتیں چھوڑنے والے کیلئے وہاں نعمتیں ہیں اسی طرح یہاں بھی ایک پل ہے جو اس دنیا کے پل پر سے گذریگا۔ وہ اس جہان کے پل پر سے بھی گذر سکیگا۔ اور جس طرح اسنے اس دنیا کے پل کو عبور کیا ہوگا اسی طرح اس جہان کے پل کو بھی طے کریگا۔ اگر یہاں بجلی کی طرح گذرا تو وہاں بھی اگر یہاں ہوا کی طرح گذرا تو وہاں بھی اسی طرح گذریگا۔ لیکن اگر اس پل سے گر کر کٹ گیا تو اس پل کو عبور کرنے میں بھی کٹکر دوزخ میں گر جائیگا۔

دنیا میں پل صراط کیا ہے

وہ پل کونسا ہے جس پر دنیا میں گذرنا پڑتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندی اور سچے مذہب کی اطاعت کامل ہے۔ جو اس پر سے گذرتے ہیں۔ کوئی ان میں سے اخلاق کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے اس پل میں گذرتا ہوا کٹ جاتا ہے۔ اور کوئی حسد اور کینہ اور بغض کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔ بعض شریعت کے دیگر احکام کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے اس پل پر سے گذرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اخلاق میں اعلیٰ درجہ کے ہوں گے دین کی اطاعت میں کامل ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کو کامل شوق سے مانتے رہے ہوں گے۔ وہ اس پل سے بجلی کی طرح گذر جائینگے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی اس دنیا کے پل پر سے ڈھکتا ہوا گذرے اور اگلے جہان کے پل پر سے آسانی سے گذر جائے۔ جو یہاں دوڑتے ہوئے نہیں گذرتے وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں۔

اس دنیا میں جو پل ہے وہ دوسرے جہان کے اس پل پر چلنے کیلئے بطور مشق ہے جو لوگ اس دنیا کے پل پر چلنے کی مشق کرینگے یعنی حتی الوسع شریعت کے احکام کی اتباع کرینگے۔ وہ اگلے جہان کے پل پر سے گذر سکینگے۔ لیکن جو یہاں مشق نہیں کرینگے۔ وہ پل صراط پر سے نہیں گذر سکینگے۔ کیونکہ روحانی کام ہو یا جسمانی اسکے لئے مشق کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھ لو کرنٹ کس طرح رسوں پر چڑھکر چلتے ہیں۔ اسکی وجہ مشق ہی ہے۔ وہ ایک آدھ دن میں رسے پر چلنے نہیں لگ جاتے بلکہ مدتوں مشق کرتے ہیں۔ تب ان کو کامیابی ہوتی ہے۔ یا مثلاً ڈاکٹر کیسے کیسے نازک اور خطرناک اپریشن کرتے ہیں۔ مگر ایک شخص جسکو مشق نہو چاہے وہ روز ڈاکٹر کو اپریشن کرتے دیکھتا رہا ہو۔ اپریشن میں کامیاب نہوگا۔ آنکھ کا اپریشن کیا جاتا ہے۔ ایک پردہ چیر کر اندر سے ایک گٹھلی نکال دی جاتی ہے۔ ایک ماہر اور مشاق ڈاکٹر کس ہوشیاری سے اس کام کو انجام دیتا ہے مگر دوسرا شخص اگر ہاتھ ڈالے تو یقیناً آنکھ کو ضایع کردیگا۔

تو مشق سے کام آیا کرتے ہیں یہ مت سمجھو کہ یہاں تو تم اس پل پر سے گذرنے کی مشق نہ کرو جو خدا نے شریعت کی پابندی کرنے کی صورت میں تمہارے سامنے کھڑا کیا ہے اور امید یہ رکھو کہ ہم اگلے جہان کے پل پر سے گذر جائینگے۔ یہ خیال باطل ہے۔ جسکو یہاں چلنے کی مشق نہیں وہ اس پل پر نہیں چل سکیگا وہ جنت میں پہنچنے سے پہلے دوزخ میں گریگا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح یہاں لوگ کرتے ہیں کہ اگر کہیں جانے کا ارادہ کیا مگر راستہ مشکل ہوا تو نہ گئے اور وہاں جانے کا ارادہ فسخ کردیا۔ اسی طرح وہاں بھی کرینگے تو یہ خیال بھی غلط ہے۔ وہ راستہ ضرور اختیار کرنا پڑیگا۔ اور اس پل پر سے ضرور گذرنا پڑیگا۔

اسلئے یا تو کٹ کر جہنم میں گر جائینگے یا اپنی مشق کے مطابق تیزی سے طے کر کے جنت میں پہنچ جائینگے۔ یہاں اسے ہمتی ہو سکتی ہے۔ اور ایک جگہ کا عزم ملتوی کیا جاسکتا ہے مگر وہاں یہ نہیں ہو سکتا ؎

بس اس پُل کے مفہوم پر یقین رکھو۔ اس کو مت بھلاؤ۔ اور یہاں جو پُل تمہارے واسطے بنایا گیا ہے اسکو کامیابی سے عبور کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکو عبور کرنے میں سستی اور غفلت کروگے۔ تو خسران اور تباب کے سوا کچھ نہیں حاصل ہو گا۔

اب اس مضمون کو اپنی زندگیوں پر لگاؤ اور دیکھو کہ تمہیں اس دنیا میں بنائے ہوئے خدائی پُل پر چلنے کی مشق ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اگر نہیں۔ تو مشق کرو۔ اور اگر مشق نہیں کروگے۔ تو علاوہ شرمندگی کے اُس جہان میں ذلت اٹھانی پڑیگی

نامۂ صادق

برادران کرام! السلام علیکم۔ ہندوستان کے بعض خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عاجز کے ہندوستان واپس جانے اور میری جگہ کسی اور آدمی کے آنے کی تجویز ہو گئی ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالٰے کو منظور ہو تو ایک دفعہ اس سارے ملک میں دورہ کر کے تبلیغی بیج بو دیا جائے۔ چونکہ سفر میں ڈاک کے پہنچنے کا باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا۔ اور نہ خط لکھنے کی بہت فرصت۔ اسواسطے اگر احباب کو خطوط کے جواب نہ ملیں۔ تو عاجز کو معذور سمجھا جائے رسالہ "مسلم سن رائز" باقاعدہ اسی جگہ سے چھپ کر خریداروں کو پہنچتا رہے گا۔ بشرطیکہ اس کے لئے کافی رقم امداد اور خریداری پہنچ جائے۔ خط و کتابت کے واسطے سردست یہی پتہ رہے گا۔ اور جہاں کہیں میں جاؤں گا۔ مجھے خط پہنچ رہیگا۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ

27. La Belle Ave
Highland Park Mich
U. S. America.

۵۸۵ روپے خرچ آمد سے زیادہ

معزز خریداران الفضل! آپ میری یہ تحریر معمولی نہ سمجھیں۔ اسپر اپنی پوری توجہ دیں۔ الفضل کی نسبت جو ہمارا فرض ہے۔ وہ یہ ہے کہ بہتر سے بہتر مضامین ہوں اور وقت مقررہ پر عمدہ چھپوائی لکھوائی کے ساتھ آپ صاحبان کی خدمت میں پہنچا دیں۔ سو یہ فرض خدا کے فضل سے ہم ادا کر رہے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ کہ فہرست مضامین سال ماسبق شائع ہوئی تھی۔ جس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم نے آپ کے لئے کیا ذخیرہ علمی و دینی تیار کیا۔ باقی اخبار کی چھپوائی لکھوائی اور وقت پر بغیر ناغے کے شایع ہونا تو آپ ہفتہ میں دو بار ملاحظ فرماتے ہی ہیں۔ اب اس کے بعد اس کے لئے خریدار مہیا کرنا اور بڑھانا۔ یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ تو آپ لوگوں ہی کا کام ہے۔ نظارت (جس کی ماتحت الفضل ہے) کا مالی سال اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ اس سال الفضل کے ۵۸۵ روپے آمد سے زیادہ خرچ ہوئے۔ اب فرمائیے یہ صورت نقصان کی الفضل کے مستقبل کے لئے کیسی تشویش ناک ہو سکتی ہے بس ضروری ہے۔ کہ جلسہ دسمبر تک احباب کوشش کر کے ۵۰۰ خریدار اور بہم دیں۔ تاکہ یہ نقصان پورا ہو سکے۔ پچھلے تمام سال میں صرف ۲۱ خریدار بڑھے ہیں۔ صرف خریدار بڑھانا ہی آپ کا کام نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ جو موجودہ خریدار ہیں۔ وہ برابر خریداری جاری رکھیں۔ ہر مہینے وی پی بھیجے پر تیس پینتیس کم ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اس کی وجہ محض منی آرڈر بھیجنے یا دوبارہ وی پی کی اجازت دینے کی سستی ہے۔ بعض دوستوں نے یہ شکایت لکھی ہے کہ اشتہار ہوتے ہیں۔ اشتہاروں کے دو صفحے تو پہلے ہی سے مقرر ہیں۔ اگر یہ صفحات نہ ہوتے۔ نقصان ۸۰۰ روپے ہوتا۔

میں نے تمام حالات صاف صاف بیان کر دیے ہیں

الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس کاروبار میں نفع ہو تو وہ بھی جماعت ہی کا ہے۔ اگر نقصان ہو۔ تو بھی اسی پر پڑیگا۔ اس لئے ابتدا ہی سے خیال رکھنا چاہیئے۔ معاونین کرام کے اسماء گرامی شایع کئے جائینگے۔

مینیجر الفضل۔ قادیان

"الفضل" کے ایک معزز سرپرست

مکرم معظم خان بہادر محمد عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ بیلی بھیت باوجود علالت اور بڑی عمر کے الفضل کی اشاعت کے لئے جس قدر کوشش فرما رہے ہیں۔ وہ بہت ہی قابل شکریہ اور دوسرے احباب کے لئے لائق تقلید ہے اسوقت تک وہ بہت سے غیر احمدی معزز حضرات کو خریدار بنا چکے ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش برابر جاری ہے۔ اپنے ایک عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے بڑھاپے اور خرابی صحت نے مجھ کو معذور بنا رکھا ہے۔ ورنہ میں اشاعت الفضل کے لئے دورہ کرتا۔ مجھ کو اس کے ساتھ عشق ہے۔ اس کی انتظار آمد میں تکلیف اٹھاتا ہوں۔ میرا لڑکا آصف زمان جب علی گڈھ کالج میں پڑھتا تھا۔ اسوقت چندہ کی تحریک ہوئی۔ میں نے تین ماہ کے اندر سات ہزار سے زائد وصول کر کے آصف کے نام بھیجدیا تھا۔ اس کے صلہ میں آصف کو ایک سونے کی گھڑی اور سونے کا ایک تمغہ دیا گیا تھا۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ جناب خان بہادر صاحب الفضل کی اشاعت کے لئے کس قدر جوش رکھتے ہیں۔ اور اس سے باوجود عوارضات کس خوبی سے کام لے رہے ہیں۔ اگر الفضل کے دوسرے قدردان بھی اس کی اشاعت کے لئے سعی فرمائیں۔ تو نہ صرف اخبار کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ بلکہ اشاعت احمدیت بھی عمدہ طریق سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جس قدر الفضل کی اشاعت زیادہ ہوگی اسی قدر تبلیغ میں ترقی ہوگی ؎

فہرست نو مبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے)

ماہ جون سنہ ۱۹۲۱ء

۶۶۷۔ مولوی عبداللہ خان صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۶۸۔ فتح محمد صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۶۶۹۔ عبدالرحمٰن صاحب 〃 جہلم
۶۷۰۔ مولوی چراغ دین صاحب 〃 شاہ پور
۶۷۱۔ دختر دیدار بخش صاحب 〃 جہلم
۶۷۲۔ دختر 〃 〃 〃 〃
۶۷۳۔ عباس خان صاحب 〃 〃
۶۷۴۔ کرم داد صاحب 〃 گجرات
۶۷۵۔ رحمت خان صاحب 〃 〃
۶۷۶۔ عمر بی بی 〃 〃
۶۷۷۔ رابعہ بی بی 〃 〃
۶۷۸۔ محمد بی بی 〃 〃
۶۷۹۔ میاں خان صاحب 〃 〃
۶۸۰۔ حاکم خان صاحب 〃 〃
۶۸۱۔ نبی بخش صاحب 〃 گوجرانوالہ
۶۸۲۔ غلام محمد صاحب 〃 فیروزپور
۶۸۳۔ فتح محمد صاحب پونچھ
۶۸۴۔ اہلیہ 〃 〃 〃
۶۸۵۔ ہمشیرہ اہلیہ فتح محمد صاحب 〃
۶۸۶۔ شیر محمد صاحب 〃
۶۸۷۔ کرم دین صاحب 〃
۶۸۸۔ والدہ 〃 〃 〃 〃
۶۸۹۔ لعل دین صاحب 〃 سیالکوٹ
۶۹۰۔ غلام حیدر صاحب 〃 گجرات
۶۹۱۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر
۶۹۲۔ شیر محمد صاحب جہلم
۶۹۳۔ بشیر احمد صاحب ضلع 〃
۶۹۴۔ والدہ 〃 〃 〃 〃

۶۹۵۔ عزیز احمد صاحب ۔ ضلع جہلم
۶۹۶۔ سعیدہ بنگال
۶۹۷۔ مولوی اللہ دین صاحب 〃 سیالکوٹ
۶۹۸۔ غلام نبی صاحب 〃 〃
۶۹۹۔ غلام احمد صاحب 〃 منٹگمری
۷۰۰۔ اہلیہ مستری حسن دین صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۰۱۔ ہمشیرہ 〃 〃 〃 〃
۷۰۲۔ ہمشیرہ عیسٰی صاحب 〃 لدھیانہ
۷۰۳۔ محمود علی صاحب 〃 جالندھر
۷۰۴۔ عطا محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۰۵۔ اہلیہ اللہ بخش صاحب 〃 امرتسر
۷۰۶۔ مسٹر حسن حسین صاحب بصرہ
۷۰۷۔ ڈھونڈ پونچھ
۷۰۸۔ نائک غلام نبی صاحب امرتسر
۷۰۹۔ پروفیسر محمد وزیر صاحب حیدرآباد دکن
۷۱۰۔ مولوی عبدالغنی صاحب دکن
۷۱۱۔ اودھی صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۷۱۲۔ یاد علی صاحب لکھنؤ
۷۱۳۔ سیف علی صاحب خیرپور میرس
۷۱۴۔ عبدالجبار صاحب حیدرآباد سندھ
۷۱۵۔ عبدالحافظ صاحب بنگال
۷۱۶۔ خانم النساء 〃
۷۱۷۔ علی بخش صاحب خیرپور میرس
۷۱۸۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۷۱۹۔ ایم نور محمد ایم ۔ ڈبلیو ایس سرحد
۷۲۰۔ ہیڈ معلمہ کریم بی بی ضلع گوجرانوالہ
۷۲۱۔ اہلیہ صاحبہ اللہ رکھا صاحب 〃 گورداسپور
۷۲۲۔ رولیا صاحب ریاست پٹیالہ

۷۲۳۔ سید عبدالصمد صاحب کپور تھلہ
۷۲۴۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۷۲۵۔ سید عبدالمجید صاحب 〃
۷۲۶۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۷۲۷۔ عبدالعزیز صاحب ہزارہ
۷۲۸۔ محمد دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۷۲۹۔ منشی فضل محمد صاحب 〃 جھنگ
۷۳۰۔ چودہری غلام محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۳۱۔ چودہری سلطان محمد صاحب 〃

۷۳۲۔ دین محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۳۳۔ اہلیہ یار محمد صاحب 〃
۷۳۴۔ محمد شفیع صاحب 〃
۷۳۵۔ ابراہیم صاحب 〃
۷۳۶۔ اہلیہ اسمٰعیل صاحب 〃
۷۳۷۔ چودہری اللہ دین صاحب 〃
۷۳۸۔ چودہری محمد دین صاحب 〃
۷۳۹۔ چودہری عالم دین صاحب 〃

ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

(نام از نمبر ۷۴۰ تا ۷۴۴ اخبار ۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء میں درج ہو چکے ہیں)

۷۴۵۔ شیخ احمد پہلوان صاحب بمبئی
۷۴۶۔ علی اکبر صاحب ۔ ضلع گجرات
۷۴۷۔ سید مقصود احمد صاحب 〃 شاہ پور
۷۴۸۔ چودہری سردار صاحب 〃 لائل پور
۷۴۹۔ مسماۃ رانی 〃 گورداسپور
۷۵۰۔ عبدالقیوم صاحب 〃 پشاور
۷۵۱۔ نورالدین صاحب 〃 امرتسر
۷۵۲۔ محمد حسین صاحب کلکتہ
۷۵۳۔ حبیب اللہ صاحب 〃 سہارنپور
۷۵۴۔ چودہری غلام نبی صاحب 〃 لائل پور
۷۵۵۔ مولا داد صاحب 〃 گجرات
۷۵۶۔ رکن الدین صاحب 〃 جالندھر
۷۵۷۔ بدرالدین صاحب 〃 〃
۷۵۸۔ فتح علی صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۵۹۔ سراج الدین صاحب 〃 〃
۷۶۰۔ حافظ نور محمد صاحب 〃 لائل پور
۷۶۱۔ چودہری غلام محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۶۲۔ محمد شاہ خان صاحب 〃 بجنور
۷۶۳۔ مسماۃ سرور جان 〃 راولپنڈی
۷۶۴۔ زیور النساء بیگم 〃 〃
۷۶۵۔ سعید بیگم 〃 〃
۷۶۶۔ اقبال فاطمہ 〃 〃

۷۶۷۔ حافظ عبدالعزیز صاحب بمبئی
۷۶۸۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب بلوچستان
۷۶۹۔ نائک غلام حیدر صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۷۰۔ اہلیہ محمد علی صاحب فتحپور ہسوہ
۷۷۱۔ محمد شفیع صاحب 〃 شاہ پور
۷۷۲۔ حکیم صالح محمد صاحب 〃 〃
۷۷۳۔ جلال دین صاحب 〃 شیخوپورہ
۷۷۴۔ ابراہیم صاحب 〃 〃
۷۷۵۔ اسمٰعیل صاحب 〃 〃
۷۷۶۔ ایوب صاحب 〃 〃
۷۷۷۔ شاہ محمد صاحب 〃 〃
۷۷۸۔ حمیدہ 〃 〃
۷۷۹۔ عزیزہ 〃 〃
۷۸۰۔ اکبر علی صاحب پونچھ
۷۸۱۔ میاں بہادر صاحب 〃
۷۸۲۔ فخرالدین صاحب 〃
۷۸۳۔ فتح محمد صاحب 〃
۷۸۴۔ عمر بخش صاحب 〃
۷۸۵۔ شکرالدین صاحب 〃
۷۸۶۔ پیرا سیاں صاحب 〃
۷۸۷۔ شاہ ولی صاحب 〃
۷۸۸۔ میاں کالو صاحب 〃

۷۸۹۔ امام الدین صاحب ضلع شاہ پور
۷۹۰۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۷۹۱۔ محمد حیات صاحب 〃 گجرات
۷۹۲۔ مستری مہدی صاحب ضلع جہلم
۷۹۳۔ شیخ قدرت اللہ صاحب پٹیالہ
۷۹۴۔ رمضان صاحب ضلع گورداسپور

ماہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

(نام از نمبر ۷۹۵ تا ۸۵۳ الفضل ۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء میں شایع ہو چکے ہیں)

۸۵۴۔ میاں نور محمد صاحب ریاست جیند
۸۵۵۔ اہلیہ اول 〃 〃
۸۵۶۔ اہلیہ دوم 〃 〃
۸۵۷۔ اہلیہ سوم 〃 〃
۸۵۸۔ صدیق محمد صاحب 〃
۸۵۹۔ رفیق محمد صاحب 〃
۸۶۰۔ بنت نور محمد صاحب 〃
۸۶۱۔ اہلیہ منشی عبدالقادر صاحب 〃
۸۶۲۔ بنت 〃 〃 〃 〃
۸۶۳۔ عبدالرحیم صاحب 〃
۸۶۴۔ عبدالکریم صاحب ضلع شاہ پور
۸۶۵۔ مولوی محمد حسین صاحب جموں
۸۶۶۔ کریم اللہ صاحب ضلع گجرات
۸۶۷۔ مہرالدین صاحب 〃 جالندھر
۸۶۸۔ فضل حق صاحب 〃 لائل پور
۸۶۹۔ فتح محمد صاحب 〃 شیخوپورہ
۸۷۰۔ اللہ داد خان صاحب 〃 راولپنڈی
۸۷۱۔ نظام الدین صاحب 〃 جالندھر
۸۷۲۔ دین محمد صاحب 〃 〃
۸۷۳۔ غلام حسین صاحب لاہور
۸۷۴۔ غلام محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۸۷۵۔ شیخ سلطان احمد صاحب 〃 منٹگمری
۸۷۶۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۷۷۔ والدہ 〃 〃 〃 〃
۸۷۸۔ محمد لطیف صاحب 〃
۸۷۹۔ فدا محمد صاحب 〃
۸۸۰۔ رحمت بی بی 〃
۸۸۱۔ فضل بی بی 〃

۸۸۲۔ مہرالدین صاحب ضلع لائل پور
۸۸۳۔ والدہ محمد ابراہیم صاحب پٹیالہ
۸۸۴۔ بی فاطمہ بنت کمی مالابار
۸۸۵۔ فاطمہ بنت کمی 〃
۸۸۶۔ بیمہ بنت کنی 〃
۸۸۷۔ حاجی محمد صاحب ضلع لاہور
۸۸۸۔ جیوا صاحب 〃 لدھیانہ
۸۸۹۔ اللہ دتا صاحب 〃 ہوشیارپور
۸۹۰۔ رلیا صاحب ریاست پٹیالہ
۸۹۱۔ شیرا صاحب 〃
۸۹۲۔ مسماۃ مکابر 〃
۸۹۳۔ بنت منشی فتح محمد صاحب 〃
۸۹۴۔ غلام مصطفٰے صاحب ملتان
۸۹۵۔ حافظ عبدالرشید صاحب 〃 غازیپور
۸۹۶۔ مولا بخش صاحب کرنال
۸۹۷۔ چین صاحب 〃
۸۹۸۔ جانن 〃
۸۹۹۔ عبدالمجید صاحب 〃
۹۰۰۔ عبدالحمید صاحب 〃
۹۰۱۔ مسماۃ نصیباً 〃
۹۰۲۔ اللہ دیا صاحب 〃
۹۰۳۔ کریم بخش صاحب 〃
۹۰۴۔ حسین بخش صاحب 〃
۹۰۵۔ اہلیہ 〃 〃 〃
۹۰۶۔ رولیا صاحب 〃
۹۰۷۔ جھنڈو صاحب 〃
۹۰۸۔ کاکا صاحب 〃

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالٰی)

اشتہارات

ہرایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عرق خضاب ۲۴

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی نزلہ وغیرہ کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ ؎

مشک آنست کہ خود بہ بوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دہوکہ بازی کو ہم مذہبی واخلاقی وقانونی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ:۔ چار شیشی منگوانے والوں کو محصول میں ۴ر دینے پڑینگے

خاکسار ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی اعجازی پریس قادیان پنجاب

ملفوظات نور ۱۹

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت ۵ر

عیسٰی مسیح:۔ مولویاں دی جھٹی مسیح ابن مریم والے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل حقہ بر رد ذائل حقہ:۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے } فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن:۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت صرف عہ

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

جامِ صحت ۱/۴

یہ مانا کہ آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہوگئے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوجائیے صرف ایک ہفتہ ہمارا جام صحت استعمال کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا دامن گوہر مراد سے بھر جائیگا مختصراً اسکے فوائد یہ ہیں کہ بھوک بڑھاتا ہے۔ جسم میں خون اور اعضائے رئیسہ میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور بادی بواسیر کیلئے لاثانی ہے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ پرانی بیماریوں کے بعد کی کمزوری کیلئے خاص چیز ہے۔ اس کے ایک قطرے سے بلا مبالغہ ایک تولہ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اگر کچھ شک ہو تو آج اپنا وزن کرلیجئے پھر ایک ہفتہ دوا پینے کے بعد حالت موجودہ سے مقابلہ کرکے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہوجائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ اور بدن فولاد کی طرح نہ ہوجائے تو ہمارا ذمہ۔ ایسی قلیل قیمت میں اسقدر زود اثر مقوی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی۔ پس جواہر بے بہا کوڑیوں کے مول بہائے جا رہے ہیں سیجئے جلد لیجئے۔ فضول ٹال مٹول سے بیماری پرانی ہوتی ہے۔ آپ سے ایک روپیہ لیکر میں بڑا آدمی نہ ہوجاؤنگا اور آپ خدانخواستہ غریب نہ ہوجائینگے۔ کاٹھ کی ہانڈی بس ایک ہی مرتبہ چڑہتی ہے اور سچ کو کبھی آنچ نہیں آتی اگر اس سے آپ کو فائدہ پہونچا تو آپ اپنے احباب سے اسکی خریداری کی ضرور سفارش کرینگے۔ ورنہ دغاباز کی زندگی زیادہ نہیں ہوتی۔ ہمارا جام صحت تو ہمیں اسقدر فروخت ہو رہا ہے کہ ہمیں اشتہار کی مطلق ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ دیگر بندگان خدا جو اس کے فوائد سے واقف نہیں ہیں۔ مطلع ہوجائیں۔ نفع رسانی خلایق کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہے کہ امیر غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں یعنی قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔ عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوٹ:۔ تین شیشی کے خریدار کو پیکنگ معاف اور چھ کے خریدار کو پیکنگ اور محصول ڈاک دونوں معاف

ملنے کا پتہ انصاری میڈیکل ہال نمبر ۳۳ شہر میرٹھ

خوشنما جھالردار سروتہ ۱/۴

اس کارخانہ کا ساختہ پیتلی سروتہ اپنی مضبوطی نقش ونگاری اور انوکھی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل کرچکا ہے اس میں دھار کا لوہا نہایت پختہ مضبوط تیز اور چمکدار لگایا جاتا ہے کے علاوہ خوشنما جھالر اور نقش ونگار سے آراستہ اور ایسا خوشنما سبک نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی فوراً طبیعت خوش ہوجاتی ہے اسکی ڈنڈی گول مضبوط اور سادہ ہے دوست احباب کیلئے کارآمد تحفہ ہے۔ سروتہ ۱۲ر و بیر سروتی ۱۲ر وعہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

شیخ محمد محی الدین خوبصورت سروتہ فیکٹری پانی پت

پیٹ کی جھاڑو ۹/۲۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اماں کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ مع محصولڈاک عصر

المشتہر

افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

سارٹیفکٹ مشین سیویاں ۸/۱

جو کوئی ایکبار دیکھتا ہی خواہاں ہوتا ہے

جناب کالو خاں صاحب مدرس سکول لورالائی بلوچستان لکھتے ہیں متعدد اشخاص کیلئے مشین سویاں منگوائی گئیں مضبوط ہیں جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے واقعی آپ کی بے نظیر ایجاد ہے جسقدر مبارکباد دوں اور احسان مانوں کم ہے۔ قیمت مشین مع ایسی پرزہ کہ جہاں مرضی ہو لگالیں چھ روپیہ بغیر پرزہ ۵ر

پتہ فضل کریم عبدالکریم قادیان۔

دو احمدی بزرگوں کی شہادت

مسلمانوں کا کام بدظنی نہیں ظنوا المومنین خیرا خدا کے فضل و کرم سے نو سال سے میں یہ کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ میں میرے شاگرد ہیں۔ مگر پھر بھی دو احمدی بزرگوں کی حلفی شہادت پیش کرتا ہوں سنئے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری احمدی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ہمنے منیجر رسالہ دستکاری سے صابون بنانا سیکھا واقعی جیسا سنا اور آپ کے اشتہارات کو پڑھا اس کے مطابق پایا ڈھائی پاؤ تیل میں ساڑھے چار سیر صابون تیار ہوا جسپر ساڑھے چودہ آنہ لاگت آئی جس سے منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے صنایع و بدایع دستکاری کے اعلانات و اشتہارات کو عام جھوٹے اشتہاروں کی طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود مغالطہ میں پڑکر ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری اور سہل و آسان روزگار سے محرومی میں رہنا ہے (دستخط ہر دو بزرگ) یہ ہر دو بزرگ تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ ان سے تصدیق فرمالیجئے۔ اور اگر آپ خود ملازم ہوں یا اور کچھ کاروبار کر رہے ہوں تو اپنی بیوی بچوں کو سکھا دو اگر وہ اسوقت فائدہ نہ اٹھا دیں تو آئندہ کسی اڑے تھوڑی وقت میں ان کے کام آئیگا۔ جائداد تلف ہو سکتی ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا

اگر کمانا چاہو تو ہم سے صابون بنانا

پانچسو روپیہ ماہوار

سیکھ لو فیس سا ڑھے روپیہ کے بجائے پندرہ روپیہ گلیسرین پیرسوپ کے مانند صابون کی ٹکیہ بنانی کی مشین ہمراہ مفت مگر نام پھول پتی کندہ کرانے کی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہو گی صابون کی ترکیب اور مشین کے ہمراہ ہم اقرار نامہ بھی روانہ کرینگے۔ جس پر لکھا ہو گا۔ کہ اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی و دیسی بغیر چربی و سقم کا صابون اور مثل ولایتی کے سوڈا کرسٹل بنا نہ سکھا سکے یا اسمیں دگنا منافع نہ ہوا یا مشین میں ایک اونس سے چار اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی۔ پانچسو روپیہ ہرجانہ بذریعہ عدالت ہم سے وصول کریں۔ پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہو گی۔

منیجر رسالہ دستکاری دہلی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ

بعدالت دیوانی باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

متھراداس ولد بھگت رام قوم زرگر ساکن بوجوکے ڈلہ تحصیل رعیہ — مدعی

گلاب ولد دو نو قوم گمہار ساکن موجوکے ڈلہ حال بچی ونڈ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر — مدعا علیہ

دعوے دو سو ستر روپے ۲۷۰

بنام گلاب ولد دو نو قوم گمہار ساکن موجوکے ڈلہ حال بچی ونڈ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر مدعا علیہ مقدمہ بالا میں نتیجہ تعمیل سمن سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اسلئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۱/۱۲ ۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

۱۹۰

ہندوستان کی خبریں

مسٹر حیدری ڈھاکہ یونیورسٹی کے فیلو مسٹر حیدری صدرالمہام فنانس ریاست حیدرآباد ڈھاکہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے ہیں۔

مالابار میں زبردست حملے کی تیاری کالی کٹ ۱۵ اکتوبر امید کی جاتی ہے کہ ۸ گورکھا پلٹن عنقریب مالابار میں پہنچ جائیگی۔ اس کے بعد فوراً زبردست حملہ کیا جائیگا۔

خاموش مقابلہ کرنے والے سادھوؤں کا جلسہ خاموش مقابلہ کرنے والے سادھوؤں کا ایک جلسہ ۲۳ اکتوبر گورکشنی کمیشن میں اس امر کا فیصلہ کرنے کیلئے ہوگا۔ کہ خاموش مقابلہ کب سے کس جگہ سے اور کس طرح شروع کرنا چاہئیے۔

زمیندار کے مقدمہ کا فیصلہ مسٹر ظفر علی کے فرزند مسٹر اختر علی اور ان کے چچا راجہ غلام قادر خاں کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا۔ دونوں کو عدالت نے تین تین سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔

لاہور میں ۴۵ شخصوں کو سزا لاہور کے گذشتہ میونسپل انتخابات میں چند شخصوں نے دوسرے ووٹروں کی بھیس بدل کر ووٹ دیئے تھے۔ ایسے ۴۵ شخصوں پر زیر دفعہ ۱۷۱ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا ان میں ۴۴ کو ۲۰-۲۱ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی اور ایک کو تیس روپیہ کی سزا میں نرمی اس لئے برتی گئی کہ یہ مقدمہ اپنی طرز کا پہلا مقدمہ تھا۔

پارسی ڈاکٹر گوڑ کے قانون شادی کی حمایت میں پارسیوں نے ایک میموریل ڈاکٹر گوڑ کے قانون شادی کی تائید میں وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ زرتشتی مذہب کے پیرووں میں یہ رسم قدیم سے پائی جاتی ہے کہ ایک پارسی ایک غیر پارسی یا غیر مذہب والے کے ساتھ شادی کرلے۔ ایسی شادیاں پارسی قوم میں قابل اعتراض نہیں ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پارسی باپ اور غیر پارسی ماں کے ناجائز بچے بھی خواہ مدراز تک دستور کے رواج کے ذریعہ پارسی سمجھے گئے ہیں۔

قوانین پر نظر ثانی کرنے والی کمیٹی شملہ ۱۳ اکتوبر گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جو قوانین کتاب قوانین میں درج ہیں ان پر نظر ثانی کرنے اور گورنمنٹ کو ان کے متعلق مشورہ دینے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کیگئی ہے۔ اس کے پریزیڈنٹ مسٹر مڈیمن جو کہ کونسل آف سٹیٹ کے بھی پریذیڈنٹ ہیں مقرر کئے گئے۔ اور اس کے ممبر ایک انگریز پانچ ہندوستانی ہیں۔

جیل میں قرآن شریف لیجانے کی ممانعت چاندپور راجی گنج خلافت کمیٹی کے سکرٹری کو جسے زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند سب ڈویژنل چاندپور نے ایک سال قید بامشقت کا حکم سنایا۔ جیل میں قرآن شریف لیجانیکی اجازت نہیں دیگئی۔

جیل میں کام کرنے سے انکار ڈاکٹر پرنچپالی نے جو ہوشنگ آباد کے جیل میں قید مشقت کی سزا بھگت رہے ہیں جیل میں کام کرنے سے انکار کردیا۔ اور اس بات پر اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اسکی خلاف ورزی میں ان کو جو سزا دی جائیگی اس کو بخوشی قبول کرینگے۔

برہما میں خوفناک سیلاب:۔ ڈیلی نیوز کے نامہ نگار مقیم ہنا ڈا کو معلوم ہوا ہے کہ جو نیا بند پچھلے دنوں بنایا گیا تھا۔ وہ دریا میں غیر معمولی چڑھاؤ کی وجہ سے بوجھ برداشت نہ کرسکا۔ اس میں قریباً ساٹھ گز چوڑا شگاف پیدا ہوگیا۔ ملک کا ایک وسیع خطہ جس میں دھان کے کھیت بھی شامل ہیں ۴ تا ۷ فٹ گہرے پانی کے نیچے ہے۔

طورا ڈاکو سشن سپرد ہا۔ ضلع شاہ پور کے مشہور ڈاکو طورا کو سشن سپرد کردیا گیا۔

میرٹھ میں غلہ کی لوٹ کے متعلقہ کمیٹی کی رپورٹ الہ آباد ۱۵ اکتوبر تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ اس لوٹ مار کی اصلی وجہ تو یہ تھی کہ غریب لوگ اشیاء خوردنی کی چڑھی ہوئی قیمتوں سے بہت تنگ آئے ہوئے تھے۔ اشتعال اس طرح پیدا ہوا کہ دو دوکانداروں کو گرفتار کرکے اور رسی سے باندھ کر بازار میں پھرایا گیا۔ اس گڑ میں نسلی امتیاز کا کوئی اثر نہیں ہے۔ گورنمنٹ خیال کرتی ہے۔ کہ کوتوال نے فیصلہ کی سخت غلطی کا ارتکاب کیا۔

فسادات مالابار کالی کٹ ۱۸ اکتوبر مجسٹریٹ کا اعلان ہے کہ باغی تھنام گلور۔ پیلاکوڈ اور پن کاڈا میں قتل کررہے ہیں۔ اس بات کا ذرہ بھی خوف نہیں کہ باغی کالی کٹ آنے کی جرات کرینگے۔

سکرٹری خلافت کمیٹی کو سزائے موت:۔ تخورہ (مالابار) کے سکرٹری خلافت کمیٹی کو بغاوت کے جرم میں سزائے موت اور ضبطی جائداد کا حکم صادر ہوگیا ہے۔

سکرٹری اور والنٹیر کانگریس کمیٹی لاہور کا مقدمہ لاہور ۱۶ اکتوبر لالہ امیر چند سکرٹری سٹی کانگریس کمیٹی لاہور اور ایک والنٹیر پر کھدر پوشوں کے جلسہ میں پولیس آفیسروں کو داخل نہ ہونے دینے پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس میں مسٹر کیو کی عدالت میں گواہان استغاثہ کی شہادت ہوئی شہادت کے بعد دونوں ملزموں نے اپنا اپنا بیان دیا اور کسی گواہ پر جرح نہ کی۔

ریل گاڑی میں قتل کی واردات ۱۸ اکتوبر کو رک اور سکھر کے درمیان ایک بدمعاش ڈاکو نے ڈاکٹر پرشوتم لال سپنتر اسسٹنٹ سرجن شجاع آباد کو قتل کرڈالا۔ پولیس قاتل کا سراغ لگا رہی ہے۔ قاتل کو گرفتار کرنیوالے کیلئے پانسو روپیہ انعام رکھا گیا ہے۔

پولیس نے لارنس بت اکھاڑنے کی اجازت نہیں دی میونسپل کمیٹی لاہور نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس بت کو اکھیڑ کر مالگودام میں رکھا جائے۔ لیکن جب کمیٹی کے چند آدمی بت کو اکھاڑنے کیلئے گئے تو وہاں پولیس متعین تھی جس نے کہا کہ تم بت کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ اگر تمہارے پاس کوئی کمیٹی کا حکم ہے۔ تو اسکو جا کر لاؤ ملازمین واپس آگئے دوسرے دن کمیٹی نے ایک جلسہ کرکے پنڈت سنتانم اور میاں عبدالعزیز کو اختیار دیا کہ وہ ڈپٹی کمشنر سے پوچھیں کہ انہوں نے کمیٹی کے ریزولیوشن دربارہ بت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ابتک کیا کارروائی کی نیز دریافت کیا جائے۔ کہ بت گاہ پر پولیس کس نے مقرر کی تھی۔ اور کیوں۔

مسٹر گاندھی کا دورہ پنجاب میں معلوم ہوا ہے کہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں مسٹر گاندھی دہلی آکر گورکشا کے اجلاس میں شریک ہونگے۔ اس کے بعد پنجاب کا دورہ کرینگے۔

آسٹریلیا کی گندم ہندوستان میں حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے لئے ۱۰ ہزار ۴ سو ٹن گندم ۷ روپیہ ۱۵ آنہ ۴ پائی سے ۸ روپیہ ۸ آنہ ۲ پائی فی من تک خریدی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۵۸ کھیپیں گندم کی بطور پر ہندوستان منگوائی گئی ہیں۔ جن میں سے کچھ بمبئی پہنچ بھی گئی ہیں۔ باقی عنقریب پہنچنے والی ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

ایران کی حالت رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ زیر وزارت تقوام سلطنت اسلامی حکومت کی اصلاح ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ انگلستان کے متعلق جذبات کو بہتر بنانے کے لئے یہ حکومت پوری کوشش کریگی۔ عام حالت پرسکون ہے۔

عراق عرب میں تعلیم کی حالت لندن ۱۳ اکتوبر۔ عراق عرب کے متعلق سرکاری مدارس کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ستمبر گذشتہ مظہر ہے۔ کہ جونہی کہ حالات رو بہ اعتدال ہوئے۔ ہر ایک مدرسہ میں حاضری بڑھ گئی ہے۔ کئی نئے سکول کھل گئے ہیں۔ نئے سکول بن رہے ہیں اور پرانے مدارس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے صیغوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ بغداد میں ایک اعلیٰ درجہ کا قانونی مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ بصرہ میں بھی ایسی ہی ترقیاں ہوئی ہیں۔ موصل اور کرکوک میں ثانوی شاخ کو بڑھایا گیا ہے۔ کرکوک اور موصل میں تین سکول کھولے جائینگے اور بغداد کے مدرسہ کو سرکاری صیغوں کے لئے ملازم پیدا کرنے کے واسطے مکمل کیا جائیگا۔

عدن کا مستقبل لندن ۱۴ اکتوبر۔ رائٹر معلوم ہوا ہے کہ حکومت عدن کو گورنمنٹ ہند سے دفتر نوآبادیات میں منتقل کرنے اور عدن اور صومالی لینڈ کی حکومت کے باہمی ملا دئے جانے کا سوال ابھی تک زیر بحث ہے گورنر صومالی لینڈ پولیٹیکل ریذیڈنٹ عدن کے ساتھ اس بارے میں گفتگو کرنے کیلئے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

ایک درجن بم برلن کو اڑا سکتے ہیں۔ جنرل میرڈ جو ایک فرنچ افسر ہیں لکھتے ہیں کہ فرانس نے حال میں ایسے بم بنائے ہیں کہ ایک درجن بم پورے شہر برلن کو اڑا دینے کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ ساتھ ہی دوسرے بم اس طرح کے بنائے گئے ہیں۔ جن میں کا ایک ایک بم سمندر میں اپنی جائے تصادم سے لیکر سو سو فیٹ تک کے گرد نر جہازوں کے ڈبو دینے کے لئے کافی ہے۔ دوسری طرف جرمنی بھی نہایت حیرت انگیز قوت کی توپیں ڈھالنے میں مصروف ہے۔ چنانچہ ایک خاموش توپ اس کی ایجاد ہے۔ جو بالکل آواز نہیں دیتی۔ اور جس کا توڑ ۱ اکیلو میٹر کا ہے

قسطنطنیہ میں برطانی فوجی عدالت کا فیصلہ برطانی فوجی عدالت نے ایک شخص مسمی تور لاکیان کو سویو بنی بودعن وزیر آذربائیجان مقیم قسطنطنیہ کے قتل کا مجرم قرار دیکر پھانسی کا حکم دیا ہے۔ عدالت کے فیصلہ نے اچھا اثر کیا ہے۔

افغانستان کی مدد ترکوں کو یونانیوں کی تباہی سمرنا ۱۴ اکتوبر۔ یونانی اپنی رجعت کی آخری حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ وہ اسمکی شہر کے ۵۰ میل کے فاصلہ پر موسم سرما گذارنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ کوتاہیہ۔ افیون قراحصار کی ریلوے کی مرمت ہو گئی ہے جو یونانی اس علاقہ میں پھر رہے ہیں۔ انہیں سے بعض سمرنا کے سامنے ظاہر ہو کر پہاڑوں میں روپوش ہو گئے۔ ایک قابل اعتبار خبر ہے کہ افغانستان کا ایک دستہ ترکوں کے پاس پہنچ گیا۔ انہیں سے اکثر نے حال ہی میں لڑائی میں حصہ بھی لیا۔

سلطان مصر کے بھائی کا انتقال ٹائمز کا بیان ہے کہ شہزادہ محمود حامد برادر سلطان مصر جمعہ کے روز قاہرہ میں فوت ہو گئے۔ اور دوسرے دن وہیں دفن کئے گئے۔

ہندوستانی طلبا کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی لندن ۱۳ اکتوبر۔ لارڈ لٹن کی کمیٹی ہیں جو ہندوستانی طلباء مقیم انگلستان کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ آج پرنسپل سر تھیوڈور موریسن نے کمیٹی مذکورہ کے اجلاس میں شہادت دی۔

یونان کے دعوے اصلی حکومت ترکیہ انگورا میں ہے ایتھنز ۱۶ اکتوبر پارلیمنٹ یونان نے مسٹر گونارس وزیراعظم یونان کے حق میں بڑی کثرت رائے سے اعتماد کا ووٹ پاس کیا۔

اب مسٹر گونارس معہ وزیر خارجہ یونان۔ پیرس۔ روم اور لندن جاکر ایشیائے کوچک کے متعلق ان کے سامنے یونان کے آئندہ ارادوں کا اظہار کریگا۔

پارلیمنٹ یونان میں وزیراعظم نے بیان کیا کہ معاہدہ سیورے کی رو سے جسقدر علاقہ ایشیائے کوچک میں ملتا ہے اس سے چوگنا زیادہ پر یونان قابض ہو چکا ہے اور قریباً تمام سلسلہ ریلوے پر بھی قابض ہے۔ مگر ترک یونانیوں کے اس قبضہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور کہا کہ اصلی ترکی گورنمنٹ انگورا میں ہے۔ اور کہا کہ تین بڑی طاقتوں کی طرف سے یونان کو ایشیائے کوچک میں حکم برداری کی اجازت مل گئی ہے۔ لیکن ان کے ساتھ مزید اتحاد ضروری ہے۔

امریکہ میں زلزلہ امریکہ میں ایک زلزلہ آیا جو ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ شکاگو کے زلزلہ گاہ سے مرکز زلزلہ تقریباً ۶۶۲۵ میل کے فاصلہ پر غالباً بحر الکاہل میں ہے۔

یونان کی انگلستان سے مداخلت کی استدعا لندن ۱۲ اکتوبر۔ یونان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ لندن پہنچ گئے ہیں۔ جو برٹش گورنمنٹ سے درخواست کرینگے۔ کہ یونان کو مالی امداد دیجائے۔ تاکہ وہ سامان حرب مہیا کرے کیونکہ جنگ اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے۔ اگر یہ درخواست نامنظور ہوئی تو وہ پھر برطانیہ سے مداخلت کی درخواست کرینگے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اب یونان کو کوئی مالی امداد نہیں دیجائیگی۔ بلکہ اسکو مشورہ دیا جائیگا کہ وہ ترکوں سے صلح کرے اور برطانیہ خود بھی اس معاملہ میں کوشش کریگا۔

واشنگٹن کانفرنس میں ہندوستان کی نمایندگی لندن ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر شاستری ہندوستان کی طرف سے واشنگٹن کانفرنس میں شرکت فرمائینگے۔ اس لئے کینیڈا فجی اور آسٹریلیا جانے کا ارادہ انہوں نے ملتوی کر دیا ہے۔

جرمنی اور پولینڈ لندن ۱۴ اکتوبر۔ پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی فوجوں نے سرحد سلیشیا کو عبور کر لیا ہے۔ پولوں سے عنقریب ہی جنگ چھڑ جانی ہے۔

ماسکو میں ایک پول کا قتل۔ وارسا ۱۷ اکتوبر۔ پولینڈ کی کمیشن تبادلہ قیدیان کا سکرٹری ماسکو میں قتل ہو گیا ہے۔

لندن میں ایک راجہ کی چوری۔ لندن ۱۷ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ پارک لین کے میدان میں راجہ پدوکوٹا کا ۵۰۰۰ پونڈ کی مالیت کا زیور چرایا گیا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ چوروں نے شنبہ کی رات کو اپنی کنجیوں کے ساتھ دروازہ کھولا۔